روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | سوموار ۲۔ شعبان ۱۴۱۱ھ، ۱۸۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش، ۱۸۔ فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رُوس کی قسمت

"رُوسی قوم سلامت رہے گی اور اسے یہ توفیق ملے گی کہ وہ احمدیت کے نُور سے منوّر ہو اور نئی زندگی حاصل کرے۔ پس رُوس کو نئی زندگی دینے والے ہم ہی ہونگے، اسلئے دعائیں بھی کریں، زبانیں بھی سیکھیں اور اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش بھی کریں"۔

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۹ اگست ۱۹۹۰ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے۔ اکثر امراض اور عوارض کے اسباب اور علامات ڈاکٹروں کو معلوم نہیں تو کیا ایسی کمزوری پر اسے مناسب ہے کہ وہ بساط سے بڑھ کر چلے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طریقِ عبودیت یہی ہے کہ (پاک ہے تو ہمیں کوئی علم نہیں) کہنے والوں کے ساتھ ہو۔ دیکھو ستارے جو اتنے بڑے بڑے گولے ہیں آسمان میں بغیر ستون کے لٹکتے ہیں۔ اور خود آسمان بغیر کسی سہارے کے ہزارہا سال سے اسی طرح چلے آتے ہیں۔ چاند ہر روز ڈھلا ڈھلایا نکلتا ہے۔ آفتاب ہر روز طلوع ہوتا ہے اور ٹھیک رفتار اور روش پر چلتا ہے۔ ہمارے کاموں میں کوئی نہ کوئی غلطی ضرور ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام دیکھو کہ یہی چاند سورج اپنے ایک ہی طریق پر چلتے ہیں۔ اگر ہر روز ان باتوں کو سوچو کہ سورج ہر روز مقررہ طریق پر نکلتا ہے جہات کو بتلاتا ہے تو دیوانہ ہو جاؤ۔ دیکھو ہم پر اتنی حالتیں آتی ہیں۔ اور سورج پر کوئی حالت نہیں آتی۔ ایک گھڑی جو دو ہزار روپیہ کی ہو اگر وہ بارہ کی بجائے دس اور دس کی بجائے بارہ بجائے تو نکمّی سمجھی جائے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قائم کردہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں ذرّہ برابر فرق نہیں اور نہ اس کو کسی چابی کی ضرورت۔ نہ صاف کرنے کی حاجت۔ کیا ایسے صانع کی طاقتوں کا شمار کر سکتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۸)

ایک ضروری تصحیح

الفضل کے سالانہ نمبر میں خاکسار کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو مکتوب گرامی شائع ہوا ہے اس کے پہلے صفحہ کے آخر سے اوپر کی طرف دوسری لائن میں درج اس فقرہ
"اس کا مجاز بھی اتنا ہی شاعرانہ اور دلگداز ہے"۔
میں لفظ مجاز نہیں بلکہ مزاج ہے۔ قارئین کرام مذکورہ شمارہ میں درستی فرما کر ممنون فرمائیں۔

مدیر الفضل

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر شدید طور پر علیل ہیں اور اس وقت آغا خان ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے صحت کاملہ کی دعا کی درخواست ہے۔

نسیم سیفی۔ ربوہ

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۹۹۱ء کو یوم فضل عمر کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس روز کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں ——— مینجر

خلیج کی جنگ جاری ہے۔ اور پھیلتی دکھائی دیتی ہے۔ احباب کرام امنِ عالم کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

وقار کو ہاتھ سے نہ چھوڑو

اقتباس از خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتا رہے۔

بعض چھوٹی چھوٹی ذمہ داریاں ہوتی ہیں ان کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اگرچہ بظاہر وہ چھوٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں لیکن عملاً ہر ذمہ داری جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے وہ چھوٹی نہیں ہوتی بلکہ وہ نتائج کے اعتبار سے عظیم ذمہ داری ہوتی ہے مثلاً وقار کے ساتھ زندگی گذارنا بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن (دین حق) میں اس کے بارہ میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک بار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک رکعت کو چھوڑ دینا جائز ہے لیکن اپنے وقار کو ٹھیس پہنچانا جائز نہیں۔ ایک شخص کو آپ نے دیکھا کہ وہ وقار کو چھوڑ کر بڑی تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف آرہا تھا یا مسجد میں دوڑ رہا تھا کہ پہلی رکعت ضائع نہ ہو جائے تو آپ نے فرمایا۔ الوقار۔ الوقار۔ دیکھو تم وقار کو ہاتھ سے چھوڑ رہے ہو۔ وقار کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ ان باتوں کی طرف خیال کرنے کی ضرورت اس جلسے میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کے لوگ یہاں آتے ہیں۔ چھوٹے بچے اور عورتیں بھی کثرت سے آتی ہیں اس لئے وقار کے ساتھ چلنا چاہیئے۔ ویسے ہم اس طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں مثلاً عورتوں کے لئے جو راستے مقرر ہیں ان پر عورتیں چلتی ہیں اور مردوں کے لئے جو راستے مقرر ہیں ان پر مرد چلتے ہیں اور یہ بات دنیا کے لئے حیرت کا باعث بھی بنتی ہے لیکن دنیا کی حیرتوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم تو اپنے مولائے حقیقی کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور بس۔

پس وقار کے ساتھ یہ دن گذاریں۔ بچوں کو وقار کے ساتھ چلنے کی تلقین کریں۔ جمعہ کا خطبہ جب ہو رہا ہوتا ہے تو حکم ہے کہ اگر کوئی بولے تو اسے منع نہیں کرنا۔ اس لئے اگر ان دنوں میں بچے شور مچائیں تو اگر

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ - تبلیغ ۱۳۷۰ ہش ۱۸- فروری ۱۹۹۱ء

نیکیوں پر غور کی عادت

ریاکاری انسان اس لئے کرتا ہے کہ جو کچھ وہ دراصل ہے نہیں وہ کچھ وہ نظر آئے ۔ مثلاً وہ نمازیں پڑھتا ہے تو چاہتا ہے کہ لوگ اسے نمازی کہیں ۔ اگرچہ وہ دل سے نمازیں نہیں پڑھتا بلکہ صرف دکھاوا کرتا ہے اور اس دکھاوے ہی کا نام ریاکاری ہے ۔ لیکن ایک بات اس سے یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ وہ نمازی ہونے کو اچھا سمجھتا ہے ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ نمازی لگنے کی کوشش کیوں کرتا ۔ وہ کسی اور کام میں اپنا دل بہلاتا ۔ لیکن دل سے نمازی نہ ہونے کے باوجود اس کی یہ خواہش کہ وہ نمازی لگے اور لوگ کہیں کہ یہ بڑا نمازی ہے ۔ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ نمازی لگنا اسے اچھا لگتا ہے ۔

اگر ایسا شخص یہی فیصلہ کر لے کہ چونکہ نمازی لگنا اچھا ہے ۔ اس لئے میں تہ دل سے نماز پڑھوں گا اور حقیقی طور پر دل میں نماز کی قدر پیدا کروں گا ۔ آخر کار تو مجھے دونوں حالتوں میں ایک سا ہی کرنا ہے ۔ یعنی نماز تو بہر حال پڑھنی ہی ہے ۔ دکھاوے کے طور پہ پڑھوں جب بھی نماز پڑھنی ہے اور محبت اور نیکی کے یقین کے ساتھ پڑھوں جب بھی پڑھنی ہے تو کیوں نہ دل لگا کر ہی نماز پڑھوں ۔

ایسا کرنے میں کچھ تھوڑی سی مشکل تو ضرور پیش آتی ہے کہ دل کو سمجھانا پڑتا ہے کہ نماز ایک نیکی کا کام ہے اور اسے نیکی ہی سمجھ کر کرنا چاہیئے ۔ لیکن یہ بات آہستہ آہستہ آسان بھی ہو جاتی ہے ۔ نماز میں دل لگ جاتا ہے ۔ نیّت صاف ہو جاتی ہے نماز کے فوائد سامنے آنے لگتے ہیں اور اس طرح ریا کا مادہ دُور ہو جاتا ہے اور اصل حقیقت سے واسطہ پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ نیکی ہے ہی ایسی بات کہ جوں جوں اس پر غور کیا جائے اس کی افادیت ذہن میں رچنے بسنے لگتی ہے ۔ اور جب نیکی ایک فرد سے شروع ہو کر پھیلاؤ اختیار کرتی ہے تو اس کی افادیت بھی ہمہ گیر ـــ اور عالمگیر ـــ ہوتی نظر آتی ہے اور اس طرح دلچسپی کئی گُنا بڑھ جاتی ہے ۔

پس اگر ہم نیکیوں کی افادیت پر غور شروع کر دیں تو ہمارے اخلاص کو جِلا ملے گی ۔ اور ہر اچھا کام ہم اس یقین اور اس اعتماد کے ساتھ سر انجام دیں گے کہ اس سے ہمارا اپنا اور بہتوں کا بھلا ہوگا ۔ یہی وہ بھلائی ہے جو دنیا میں امن اور سکون ، راحت اور طمانیت کا باعث بنتی ہے ۔ اور اس دنیا کو ایک جنّت بنا دیتی ہے ۔

کون مجرم ہے کون ہے معصوم
آپ کرتے رہیں یہی معلوم
آگ دونوں طرف برستی ہے
اور یہ بات ہے بہت مذموم

ابن الاقبال

○

ہے دُور بہت دُور مسافر تری منزل
بے باک نہ ہو ساتھ لئے زادِ سفر جا

دُنیا کی کسی شے سے کبھی دل نہ لگا تُو
ہاں ڈالتا ہر چیز پہ عبرت کی نظر جا

یہ مال یہ اولاد یہ احباب یہ رشتے
اِک بوجھ ہیں یہ بوجھ اسی خاک پہ دھر جا

پھُولوں میں نزاکت ہے تو کانٹوں میں جراحت
اس گلشنِ پُر خار سے بچ بچ کے گذر جا

افراط بھی مہلک ہے تو تفریط بھی مہلک
اے بندۂ حق تو نہ اِدھر جا نہ اُدھر جا

جس تختِ حکومت پہ خدا یاد نہ آئے
نادان تُو اُس تختِ حکومت سے اُتر جا

اے فلسفیو تم کو نظر آئے نہ آئے
مجھ کو تو خدا میرا نظر آتا ہے ہر جا

یا وصل کا سامان ہو یا دَرد کا چارہ
اے خوبیٔ تقدیر کوئی کام تو کر جا

ظفر محمد ظفر

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں :-
"آج وقف کی روح پھر پوری شدت کے ساتھ ہماری جماعت کے اندر زندہ ہونی چاہیئے کیونکہ دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس سوائے احمدیت کے کوئی اور نہیں بجھا سکتا جب تک ہمارے پاس کافی تعداد میں واقفین موجود نہ ہوں اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے ۔

اس لئے میں پھر پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں حضرت ہاجرہ علیہا السّلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسماعیلؑ کے وہ بھائی جو دنیا چھوڑ کر اور دنیا کی لذّت آرام اور عیش سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف اس اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گذارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں ۔" (الفضل ۴ رمئی ۱۹۶۶ء)

احباب جماعت جو اپنے بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں ۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نثار احمد خاں

دُعاؤں کی تاثیر

دعا ایک پکار یا التجا کو کہتے ہیں جو خدا کے حضور کی جاتی ہے، پھر خدا اس پکار اور آواز کو سنتا ہے۔ اور حسب منشاء ان التجاؤں کو قبول کرتا ہے، جو اس کی فطرت اور قدرت کے مخالف نہیں ہوتیں۔ حسب منشاء سے مراد خدا کی مرضی اور قانون ہوتا ہے، جو اس کی قدرت اور شریعت سے ظاہر ہے۔

خدا بندے کی وہ دعائیں قبول کرتا ہے۔ جو اس کی قدرت۔ فطرت اور شریعت کے موافق ہوتی ہیں۔

لیکن خدا تعالےٰ وہ دعائیں قبول نہیں کرتا۔ جو اس کے قانون اور فطرت کو توڑنے والی ہوتی ہیں۔ مثلاً انسان محنت ہی نہ کرے اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کرے۔ یا نماز ہی نہ پڑھے اور نیکی کی راہوں کو اختیار ہی نہ کرے۔ خدا کے حضور جھکنا گوارا ہی نہ کرے اور پھر اس سے اس کی رحمت اور فضل کی دعا مانگے۔ ایسی دعا خدا کیوں کر قبول کرے گا؟ اس طرح انسان چوری۔ ڈاکے یا برے کاموں کی تکمیل کے لئے دعا کرے یا دنیا کا امن سکون اور اطمینان برباد کرنے کے لئے دعا کرنے۔ یا اپنے ساتھیوں یا مخالفوں کو نقصان پہنچانے یا تباہ وبرباد کرنے کی دعائیں مانگے۔ چونکہ یہ دعائیں اس کی تعلیم اور شریعت کے مخالف ہیں۔ اس لئے خدا ان کو قبول نہیں کرے گا۔

اس لئے ہر دعا کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت جوان ہو یا بوڑھا دعائیں کرنے سے پہلے سوچ لے۔ کہ جو دعائیں وہ کرنے لگا ہے۔ وہ اس کی فطرت تعلیم شریعت اور قدرت کے مخالف تو نہیں۔

دعا کا فلسفہ یہ ہے۔ کہ انسان بے بس مجبور اور لاچار ہے۔ اور خدا قادر مطلق اور بے انتہا طاقتوں کا مالک ہے۔

اس لئے انسان بے بسی اور مجبوری سے بچنے کے لئے۔ محنت کا بہتر پھل پانے کے لئے۔ جائز خواہشوں کی تکمیل کے لئے علاوہ ازیں بہتر رزق اور نیک اولاد وغیرہ کے لئے خدا کے حضور دعا کرتا ہے۔ جس وقت انسان دین کی عظمت اور ترقی کے لئے دوسروں کے دکھوں اور مصائب کے دور ہونے کے لئے اور اپنی بہتری کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ تو خدا ایسی دعائیں قبول کرتا ہے۔ کیونکہ وہ طاقتور اور غالب ہے۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے"

یعنی خدا تعالےٰ اپنے قادر اور غالب ہونے کے ثبوت پر ایسی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ جو اس کے حضور عاجزی اور فروتنی سے کی جاتی ہیں۔

ایک اور جگہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے"۔ یہی وہ موضوع ہے جس پر قلم اٹھانے سے پہلے دعاؤں کا فلسفہ اور تمہید بیان کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ سخت بارشوں۔ سیلابوں یا طغیانیوں یا سمندروں اور دریاؤں کے بند ٹوٹ جانے سے پانی شہروں اور بستیوں میں آجاتا ہے، بعض اوقات پانی اس شدت سے آتا ہے۔ کہ بستیوں کو اجاڑ کر رکھ دیتا ہے۔ جیسا کہ طوفان نوح میں ہوا۔ اور پاکستان میں دو سال پہلے جو سیلاب آئے۔ ان کی تباہ کاریاں سب کے سامنے ہیں۔

اسی طرح جب ملوں یا کارخانوں یا گوداموں یا دفتروں میں آگ لگتی ہے۔ یا دشمنی کی وجہ سے گھروں کو آگ لگائی جاتی ہے، تو اس آگ سے جو نقصان ہوتا ہے۔ اس سے کتنے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ اس کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہوتا ہے۔ خاص طور پر جب اوجڑی کیمپ سے آگ کے شعلے نکلے ان سے کتنے گھر برباد ہوئے اور کتنی جانیں تلف ہوئیں اور مالی نقصان ہوا۔ اسی طرح اب جو خلیج کی جنگ شروع ہوئی ہے، نہ جانے اس آگ سے کتنی تباہ کاریاں ہوں گی اور کتنے انسان موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ اور جو بچ جائیں۔ ان کا کیا حال ہوگا۔ یہ سب آگ کے ہی نقصانات ہیں مگر حضور بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جو نقصان آب و آتش سے ممکن ہو سکتا ہے۔ دعاؤں کی تاثیر اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

یہ دعاؤں کی تاثیر تھی۔ جس نے نمرود کی جلائی ہوئی آگ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے گلزار بنا دیا۔ اسی طرح یہ دعاؤں کی تاثیر تھی جس نے طوفان نوح سے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو بچا لیا۔ یہ دعاؤں کی تاثیر تھی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں کو فرعون کے مظالم سے نجات عطا کی۔ اسی طرح یہ دعاؤں کی تاثیر تھی۔ جس نے قریش کے مظالم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو بچایا۔ اور ان دلوں میں جن میں شرک اور بت پرستی انتہا کو تھی۔ روحانیت سے بھر دیا۔ جیسا کہ بانئ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے عرصہ میں زندہ ہو گئے پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری رات کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں۔ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی ہیں"

جہاں حضور اقدس کے اس اقتباس سے دعاؤں کی تاثیر کے عجیب کرشمے نظر آتے ہیں۔ وہاں یہ بھی مترشح ہوتا ہے۔ کہ انسان کو راتوں کے اندھیروں میں خدا سے تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، نوافل، سنتیں اور فرضوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دینی چاہیئے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح غریبوں کا ہمدرد، یتیموں کا والی، خدا ترس۔ رحم دل۔ امن پسند۔ اور صلح جو جیسی صفات حسنہ کو اپنانا چاہیئے۔ اس صورت میں دعاؤں کی قبولیت اور تاثیر ویسی ہی ہو سکتی ہے، جیسی آنحضورؐ کے وقت میں ظاہر ہوئی۔

دعاؤں کی تاثیر کتنی زیادہ ہے ایک حدیث ملاحظہ کریں،

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں، کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ تم سے پہلے تین آدمی سفر پر نکلے۔ رات انہیں ایک غار میں بسر کرنی پڑی وہ اس کے اندر آرام کر رہے تھے۔ کہ پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آگئی۔ اور وہ اندر بند ہو گئے۔ انہوں نے آپس میں گفتگو کی۔ کہ اس مصیبت سے اب صرف دعا کے ذریعہ ہی نجات مل سکتی ہے۔ آؤ اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں پہلے شخص نے اپنے ماں باپ کی خدمت کا واسطہ دے کر التجا کی۔ اگر خدایا میں نے تیری خاطر ماں باپ کی خدمت کی تھی تو آج اس مصیبت سے نجات دے۔ تو پتھر یا چٹان لڑھک گیا۔ مگر ابھی غار سے نکل نہ سکتے تھے۔ پھر دوسرے نے محض خدا کی خاطر بدی سے بچنے کا ذکر کیا۔ اور خدا سے دعا کی۔ اس پتھر کو ہٹا دے۔ تو پتھر تھوڑا سا اور سرک گیا۔ مگر اب بھی وہ باہر نہ نکل سکے۔ پھر تیسرے نے محض خدا کی خاطر وہ اجرت ان مزدوروں کو دینے کا ذکر کیا۔ جو تجارت میں لگانے کی وجہ سے بہت زیادہ ہو گئی تھی۔ اور خدا سے اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کی دعا کی۔ پھر تھوڑا سا اور سرک گیا۔ حتیٰ کہ تینوں ہنسی خوشی اس غار سے باہر آگئے۔ اور اپنی راہ لی"

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پتھر جیسی بڑی مصیبت بھی آپڑے تو صدق دل سے کی گئی دعاؤں کے طفیل اس مصیبت سے رہائی ہو سکتی ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب اور تحریرات دعاؤں کی تاثیرات اور معجزات سے بھری پڑی ہیں۔ کوئی مطالعہ کر کے دیکھے تو اسے پتہ چلے گا۔ کہ کس عاجزی سے خدا کے حضور دعائیں کی گئیں۔ اور کس شان سے خدا نے ان کو قبول فرمایا۔

خلیج کی جنگ کی بڑھتی ہوئی ہولناکیاں ہم سب کو اس طرف متوجہ کر رہی ہیں۔ کہ ہم رو رو کر خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کریں، اللہ تعالیٰ انسانیت کو اس کے بد اثرات سے بچا لے ہر احمدی خواہ وہ دنیا میں کسی بھی جگہ ہے۔ اس کی جان و مال عزت و آبرو کی خود حفاظت فرمائے۔

اس موقع پر اے میرے رب ہر چیز تیری خادم ہے۔ تو ہماری حفاظت فرما۔ ہماری نصرت کر اور ہم پر رحم فرما" یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہیئے۔

پس اگر ہم موجودہ ہولناکیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ تو نہ صرف یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہیئے۔ بلکہ اپنی زندگیوں میں نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ اور سجدہ ریز ہو کر خدا کے جلال اور ہیبت ناک نشانوں سے محفوظ

باقی صہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریف احمد اشرف

آدابِ گفتگو

اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے جو اس نے اپنے بندوں پر کئے ہیں ایک زبان کی نعمت اور قوت گویائی ہے۔ قوتِ گویائی ہی ہے جو انسان اور دوسری مخلوقات میں تمیز کرتی ہے۔ انسان زبان کے ذریعہ بول کر دوسرے کو اپنا حال بتاتا ہے دوسرے سے سوال کرتا اور پوچھ کر اپنے مسائل کو حل کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکریہ ہم اس رنگ میں ادا کر سکتے ہیں کہ ان کو زیادہ سے زیادہ خدا کی راہ میں اور بندگانِ خدا کی بھلائی اور خیر خواہی میں صرف کریں۔

اس تمہید کو سامنے رکھتے ہوئے آئیے ہم جائزہ لیں کہ ہم اپنی زبان کو کس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ ذکرِ الٰہی کے ذریعہ ہم اپنی زبان کو خدا کی یاد میں مشغول رکھ سکتے ہیں اور اس طرح (....) پر عمل کرتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ انسان اگر کوشش کرے تو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، کام کرتے۔ کھاتے پیتے ہر وقت خدا کی یاد اور ذکرِ الٰہی میں اپنی زبان کو مصروف رکھ سکتا ہے۔ اس صورت میں اس کا حال دست با کار و دل با یار کا ہو گا۔ زبان کے ذریعہ دعوت الی اللہ بھی ہو سکتی ہے لوگوں کو نیکیوں کی ترغیب دلائی جائے اور برائیوں سے منع کیا جائے حق کا رستہ بتایا جائے اور شکوک و شبہات سے نکالا جائے۔ دوسروں کی غلط فہمیاں دور کی جائیں، ان کی دلجوئی کی جائے اور ان کو مفید مشورے دیئے جائیں اپنے خیالات اور مفید مشوروں کے ذریعہ دوسروں کی پریشانیاں دور کی جائیں اور ان کے مسائل کے حل کرنے میں مدد دی جائے۔

اب قرآن و حدیث کی روشنی میں گفتگو کے آداب بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ آواز کو دھیمی رکھو یعنی دوسرے سے بات کرتے وقت آواز میں تیزی اور سختی نہیں ہونی چاہیئے دھیمی اور آہستہ آواز دوسرے انسان پر زیادہ اثر کرتی ہے اور وہ خوب توجہ کرتا ہے جبکہ سخت اور بلند آواز سے دوسرے کی طبیعت پر بوجھ اور بے توجہی کا اثر ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں گدھے کی آواز کو بری اور منحوس سا قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہ بڑی کرخت اور اونچی ہوتی ہے۔

۲۔ زبان میں نرمی ہونی چاہیئے گفتگو کرتے وقت نرم الفاظ استعمال کئے جائیں اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو جب فرعون کی طرف بھیجا گیا تو ان دونوں کو خاص تاکید ان الفاظ میں کی گئی کہ "تم دونوں فرعون کو نرم باتوں سے وعظ و نصیحت کرنا شاید وہ اس طور پر نصیحت حاصل کرے یا خدا سے ڈر جائے"۔ یہ ایک طبعی بات ہے کہ سخت لہجہ میں بات کرنے سے چڑ اور ضد اور نفرت پیدا ہوتی ہے جب کہ نرم لہجہ میں بات کرنے سے انسان نرمی کی طرف مائل ہو کر خاص توجہ کرتا ہے اور متاثر ہوتا ہے۔

۳۔ اپنے ماں باپ اور بزرگوں کے سامنے بات کرتے وقت اپنی آواز اونچی نہیں کرنی چاہیئے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

"اگر تمہارے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو، ان کے ساتھ سخت کلامی نہ کرو بلکہ قول کریم یعنی نرم باتیں کرو"

۴۔ مفید باتیں کرو، فضول اور بے فائدہ باتوں سے اجتناب کرو۔

۵۔ ایسی باتوں سے اجتناب کیا جائے جس سے دوسرے کی دل شکنی ہوتی ہو بلکہ ایسی باتیں کرنی چاہئیں جن سے دوسرے کی طبیعت خوش ہو جائے۔

۶۔ استہزاء اور تمسخر نہ کیا جائے اس سے دوسرے کی تحقیر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی قوم دوسری قوم کو تمسخر نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے اچھی ہو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کو تمسخر کرے ہو سکتا ہے وہ اس سے اچھی ہو۔

۷۔ کسی محفل میں جہاں تین آدمی ہوں وہاں دو آدمی علیحدگی میں خفیہ بات نہ کریں تیسرے آدمی کے دل میں شک اور بدظنی پیدا ہو گی کہ شاید میرے خلاف بات ہو رہی ہے۔

۸۔ جب کسی سے بات کریں تو پورا منہ اور نظریں اور توجہ اس آدمی کی طرف کی جائے جس سے بات کر رہے ہیں اس سے ہمدردی کے احساسات پیدا ہوتے ہیں اور بات غور اور توجہ سے سنی جاتی ہے بعض لوگ گفتگو کے دوران منہ کسی دوسری طرف کر لیتے ہیں یا آنکھیں بند کر لیتے ہیں یہ طریق گفتگو کو غیر مؤثر کرتا ہے۔

۹۔ بات مختصر اور با معنی اور TO THE POINT ہونی چاہیئے۔ فضول لمبی چوڑی بات بے اثر ہوتی ہے۔

۱۰۔ دنیاوی گپوں کے دوران ہی دعوت الی اللہ کے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جب آپ اپنے دوستوں میں محو گفتگو ہوں تو باتوں باتوں میں آپ اپنے دوستوں سے پوچھ سکتے ہیں کہ اچھا بھئی بتاؤ تم نے آج کتنی نمازیں پڑھی ہیں؟ کیا آج آپ نے تلاوت قرآن پاک کی ہے اگر نہیں کی تو کرنی چاہیئے بھئی حضرت بانی سلسلہ کی کونسی کتاب زیرِ مطالعہ ہے آج فلاں صاحب نے مجھ پر یہ سوال کیا اور میں نے اسے یہ جواب دیا وغیرہ وغیرہ۔

۱۱۔ اچھا مزاح دوسرے کو خوش کرتا ہے ایسا مزاح نہ کرو جس سے دوسرا زخمی ہو جائے ایک عربی شاعر کیا خوب کہتا ہے؛ کہ

انسان کا دل شیشہ کی مانند ہے ٹوٹ جائے تو پھر جوڑا نہیں جا سکتا۔ تلوار کا زخم مندمل ہو سکتا ہے لیکن زبان سے لگایا ہوا زخم کبھی مندمل نہیں ہوتا۔

۱۲۔ اپنے سے بڑے کو عزت کے القاب سے پکارنا چاہیئے مثلاً آپ کہہ کر پکاریں تو یا تم نہ کہیں۔ جب کوئی بڑا بلائے تو جی کہہ کر جواب دینا چاہیئے بڑوں بزرگوں کو چاہیئے کہ وہ چھوٹوں کو بھی عزت کے القاب سے پکاریں اس طرح بھی چھوٹوں کے دل میں بڑوں کے لئے عزت پیدا ہو گی۔

۱۳۔ لوگوں کی عام گزرگاہ میں بیٹھ کر باتیں کرنا اچھی بات نہیں اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۴۔ جس سے آپ گفتگو کر رہے ہیں اسی کی عقل اور فہم کے مطابق بات کریں مثلاً ایسا نہ ہو کہ ایک پنجابی بولنے والے آدمی اور کم علم والے سے گفتگو کرتے ہوئے آپ عربی اور انگریزی یا فارسی کے الفاظ یا ایسے سخت بوجھل محاورے استعمال کریں جن کو وہ سمجھ ہی نہ سکتا ہو فرمان نبوی ہے "......" لوگوں کی عقل اور فہم کے مطابق اُن سے بات کرو۔

۱۵۔ زبان سے آپ دوسرے کو خوش بھی کر سکتے ہیں اور دوسرے کو دکھ بھی پہنچا سکتے ہیں۔ غیبت اور چغل خوری کے ذریعہ آپ دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نفرت اور دشمنی کی آگ بھی بھڑکا سکتے ہیں اور اپنی حکمت عملی سے اختلاف کی آگ کو بجھا بھی سکتے ہیں اور دو بھائیوں میں صلح بھی کرا سکتے ہیں۔ بے شمار جھگڑے اور فساد اور قتل و غارت کے واقعات صرف زبان درازی اور طعنہ زنی کی گندی عادت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

۱۶۔ آدابِ گفتگو میں یہ بات بھی بڑی مؤثر ہوتی ہے کہ پہلے دوسرے کو بات کرنے کا موقع دیا جائے کہ وہ خوب اچھی طرح اپنا مدعا اور مافی الضمیر بیان کرے دوسرے کی بات کو اچھی طرح سن لینے کے بعد پھر خود بات شروع کی جائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کا مقابلہ ہوا تو حضرت موسیٰؑ نے اسی طریق کو اپنایا آپ نے جادوگروں کو پہلے موقعہ دیا کہ وہ اپنی تدبیر ظاہر کریں پھر آپ نے اپنی تدبیر کی اس طریق سے جادوگروں کے جادو کی حقیقت آپ پر ظاہر ہو گئی اور آپ کی تدبیر کارگر ثابت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مؤثر مفید اور باادب گفتگو کی توفیق دے

بقیہ: صـ۳ سے آگے

رہنے کے لئے دعاؤں کا سہارا لینا چاہیئے، تاکہ وہ قادر قیوم خدا اپنے نام لیواؤں اور حمد اور تسبیح کرنے والوں کو فتح اور نصرت عطا کرے۔ اور حق کو مٹانے والوں کو عقل و دانش عطا کرے۔

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا تو دیکھو

غرض دعاؤں کی تاثیرات لامتناہی ہیں۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے۔ خوشی و غمی اور سفر و قیام غرض ہر کام میں دعاؤں سے کام لیں۔ تاکہ مولیٰ کریم ہم عاجز۔ کمزور اور بے بس بندوں کی صداقت دنیا پر عیاں کر دے۔ تاکہ ساری دنیا واحد و یگانہ خدا کی عظمت کا اقرار کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد

فیشن کی غلامی

قومی تعمیر اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ان عوامل پر گہری نظر رکھی جائے جو قوم کی تعمیر میں حائل ہو کر اس کی ترقی میں روک پیدا کر رہے ہوں۔ اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ مختلف ممالک میں بسنے والی قومیں جس طرح رنگ، نسل اور زبان میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتی ہیں بالکل اسی طرح معاشرتی طور پر بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہر قوم کا معاشرہ مزاج میں دوسرے سے مختلف ہے اور ہر ملک کے معاشرتی اصول جُدا جُدا ہیں۔ اس لئے جب ہم قومی تعمیر کی بات کریں گے تو لازمی بات ہے کہ ہر معاشرہ کے لئے علیحدہ علیحدہ اصول بنانے پڑیں گے۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی قوموں کو ایک ہی معاشرتی لاٹھی سے ہانکنا سردست انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے موجودہ دور میں معاشرتی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ ہر قوم اپنے معاشرے کی اصلاح کے لئے معاشرہ کے مزاج کے مطابق اصول وضوابط مرتب کرے۔ کیونکہ ہر ملک بلکہ ہر شہر اور ہر گاؤں کا معاشرہ آپس میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتا ہے۔ ایک ہی وقت میں ایک قوم میں ایک بات جائز سمجھی جا رہی ہوتی ہے اور اسی بات کو دوسرے معاشرے میں ناجائز قرار دے کر اس پر سزا کے حکمنامے سنائے جا رہے ہوتے ہیں۔ پھر اگر ہم ملکی سطح پر اس امر کا جائزہ لیں تو بعض عوامل ایسے بھی سامنے آتے ہیں جو پورے ملک کے معاشرے کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اپنا براثر معاشرے پر قائم کر رہے ہوتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں بھی ایسے بہت سے عوامل راہ پکڑ چکے ہیں۔ جن میں سے ایک فیشن بھی ہے۔ اور یہ بات کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ آج ہی فیشن ہمارے ملک کے پورے معاشرے پر مضبوطی کے ساتھ حکمرانی کر رہا ہے اور ملک کی اکثریت اس کے آگے گھٹنے ٹیک چکی ہے اور جس طرح بعض قوموں میں غلامی کا تصور پایا جاتا ہے بعینہٖ ہم کہہ سکتے ہیں کہ معاشرے کی اکثریت فیشن کی غلام بن چکی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ہماری نئی نسل پر فیشن کا بھوت بڑی تیزی سے سوار ہو رہا ہے۔ اور وہ دن بدن پہلے سے زیادہ اس کی دلدادہ بن رہی ہے۔

اب آئیے ذرا اس طرف کہ فیشن کے نتیجہ میں ہمارے معاشرے میں کیا تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ کیا معاشرہ ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے؟ یا کہ اس کا قدم تنزل کی طرف سفر کر رہا ہے؟

یہ بات تو ہر دانشمند تسلیم کرتا ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے قوم کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ نئی نسل کی تربیت کی جائے۔ اگر کوئی قوم اپنے نوجوانوں کو درست راستے پر ڈال دیتی ہے تو ایسی قوم ہمیشہ فلاح اور نجات سے ہمکنار ہوتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر کوئی قوم نئی نسل کے لئے درست راستہ متعین نہیں کرتی بلکہ ان کو غلط راستہ کی طرف دھکیل دیتی ہے تو ایسی قوم کو ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ فیشن بھی بالکل ایسا ہی ایک سراب ہے جس کے نتیجہ میں وقتی طور پر ایسی قوموں کو اپنے نوجوان ظاہری طور پر انتہائی صاف، خوبصورت اور سفید پوش نظر آتے ہیں لیکن اندر ہی اندر یہ فیشن معاشرے کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں جو نقصانات ہو رہے ہوتے ہیں ان سے ایسی قوموں کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ جہاں تک صفائی کا تعلق ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ کوئی قوم اس کو اپنا لیتی ہے۔ کیونکہ یہ بھی ترقی کے لئے انتہائی ضروری ہے لیکن یہ بات بھی مدنظر رہے کہ صفائی کے ساتھ ساتھ اعتدال بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کسی بھی بات کا حد سے بڑھ جانا فائدہ کا موجب نہیں ہوتا بلکہ نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ فیشن کے نتیجہ میں بھی حدّ اعتدال سے تجاوز کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ جو قوم بھی فیشن کی غلام بن جاتی ہے نتیجۃً اس کے اندر سستی اور فرائض سے غفلت پیدا ہونے لگتی ہے، بے روزگاری بڑھتی ہے اور کام سے روگردانی کا تصور دن بدن زیادہ ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ اوّل تو صاف پوشی کے نتیجہ میں چھوٹے اور مشقت طلب کاموں کی طرف منہ ہی نہیں کیا جاتا ڈر یہ ہوتا ہے کہ کہیں ہمارا لباس گندا نہ ہو جائے یا ہم کو کوئی دیکھ نہ لے کہ ہم کوئی چھوٹا کام کر رہے ہیں اور اگر خدانخواستہ کبھی ایسے لوگوں کے ہاتھ کوئی بڑا کام لگ جائے تو اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی جاتی کہ اگر کام کریں گے تو لوگوں کو نئے سے نئے ملبوسات دکھانے کا وقت نہیں مل سکے گا۔ چنانچہ فیشن کی خاطر ضروری سے ضروری اور اہم فرائض سے بھی توجہ ہٹنی شروع ہو جاتی ہے۔

گویا کبھی تو لباس کے گندے ہونے کا خوف ہوتا ہے۔ کبھی عزت کا ڈر اور کبھی فیشن دکھانے کے لئے وقت کا احساس چنانچہ اس کے نتیجہ میں دن بدن سستی اور غفلت بڑھتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آج کا کام کل پر ڈالنے کی بُری عادت بھی پڑنے لگتی ہے۔ ایسے تمام لوگ جو فیشن کے شکنجے میں جکڑے ہوتے ہیں ان کے اندر ایک کمزوری یہ بھی پیدا ہونے لگتی ہے کہ وہ کبھی بھی اپنا کام بروقت نہیں کر سکتے۔ ان کا یہ دستور بن چکا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی پر ہمیشہ لیٹ پہنچتے ہیں اور اپنے فرائض سے کبھی بھی بروقت سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ کسی بھی جگہ جانے سے پہلے ان کو تیاری کے لئے کچھ نہ کچھ وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور حیرت کی بات ہے کہ بعض اوقات کام اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا تیاری پر وقت صرف کر دیا جاتا ہے۔ فیشن کا ایک نتیجہ اس صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے کہ فیشن پرست لوگوں کے اخراجات بڑھنے لگتے ہیں۔ ہر نئے سے نیا فیشن جو معاشرے کی طرف رخ کرتا ہے یہ لوگ خوشی سے اسے قبول کرتے ہیں اور اس کی خاطر پانی کی طرح اپنی دولت کو بہا دیتے ہیں۔ بعض اہم اور ضروری امور جن پر روپیہ خرچ ہونا چاہیئے ان کو اس کی خاطر پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ایسے لوگوں کو بہت سارے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہمارے ہاں جو نوجوانوں میں بے روزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے اسکی بھی ایک وجہ فیشن ہی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی باعزت اور اچھی ملازمت کسی وجہ سے نہیں ملتی تو چھوٹے اور محنت طلب کاموں میں عار محسوس کی جاتی ہے جو کہ فیشن میں روک بن رہے ہوتے ہیں۔ اگر ان چھوٹے کاموں کو قبول کر لیا جائے اور فیشن کے طوق کو اتار پھینکا جائے تو ہمارا معاشرہ ترقی کی طرف زیادہ تیزی سے بڑھ سکتا ہے اور نوجوانوں کے لئے روزگاری کے ذرائع بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو نوجوان تعلیم حاصل کر رہے ہوتے ہیں ان میں سے اکثریت تعلیم سے زیادہ ڈریس پر توجہ دینے لگ جاتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ تعلیم پوری طرح حاصل نہیں کر سکتے اور جب مجبوراً انہیں محنت اور مشقت سے روزی کمانی پڑتی ہے تو وہ زیادہ دیر تک اس حالت کو برقرار نہیں رکھ سکتے چنانچہ اس کا بھی نتیجہ بے روزگاری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

پس یہ حقیقت ہے کہ کوئی قوم بھی فیشن کی غلامی اختیار کر کے کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی شروع سے لے کر اب تک جتنی بھی ترقیات حاصل ہوئی ہیں وہ سب سادگی کا نتیجہ ہیں۔

بقیہ: صا سے آگے

آپ ان سے زیادہ شور مچا کر ان کو خاموش کرائیں گے تو یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہو گا جس کے وہ (بچے) مرتکب ہو رہے ہوں گے اس لئے اگر بچے شور مچائیں تو ان کو پیار کے ساتھ۔ نرمی کے ساتھ اور ہلکی آواز کے ساتھ سمجھائیں کہ دیکھو بیٹے تم اس موقع پر شور نہ کرو۔ خدا سے دعائیں کرو۔ ہر بچہ اپنے رنگ میں دعا کرتا ہے۔ اور اپنے رنگ میں دین سیکھتا ہے اور دین کے لئے قربانیاں کر رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ احمدی بچہ نہیں۔ احمدی بچے تو وہی ہیں جو اپنی عمر کے لحاظ سے ذہنی اور روحانی ارتقاء کے مطابق خدا کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں اگر وہ کوئی چھوٹی سی غلطی کر بیٹھیں یا اونچی آواز میں بول پڑیں یا آپس میں لڑ پڑیں تو ایسے موقع پر اگر آپ ان سے بھی زیادہ اونچی آواز میں بات کریں گے تو آپ بچوں سے بھی زیادہ چھوٹے بن جائیں گے۔ پس پیار کے ساتھ بچوں کو سمجھائیں۔ یہاں پیار کی ایسی فضا ہونی چاہیئے کہ خدا کے فرشتے یہ سمجھیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی رضا جوئی میں واقع میں فرشتوں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔"

(افتتاحی خطاب فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۶ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں۔ جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ٢٧٩٠٦:- میں امتہ الہادی رشیدہ بیوہ ماسٹر عبدالرحمن اتالیق صاحب قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر ٥٨ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٢٠/١١ دارالنصر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ١٥/١٢/٩٠ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع دارالنصر غربی مالیتی ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/٢٠٠ روپے ماہوار جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الہادی رشیدہ ٢٠/١١ دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر١ حبیب الرحمن غوری پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر٢۔ ضیاء الرحمن ولد حکیم عطاء الرحمن ٢/٣ دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر ٢٧٩٠٧:- میں محمد ادریس ولد محمد اسماعیل صاحب قوم آرائیں پیشہ معمار عمر ٥٢ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ١٣/١/٩١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مالیتی -/٥٠،٠٠٠ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/١٥٠٠ روپے ماہوار جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ادریس ولد محمد اسماعیل احمد نگر نزد ربوہ۔ گواہ شد نمبر١ محمد بخش ولد مراد بخش احمد نگر نزد ربوہ گواہ شد نمبر٢۔ جمیل احمد ولد محمد ابراہیم احمد نگر نزد ربوہ۔

مسل نمبر ٢٧٩٠٨:- میں بشارت احمد بٹ ولد عنایت اللہ بٹ قوم کشمیری پیشہ فارغ عمر ١/٢ ٤٩ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٢٠ فردوس کالونی ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ٢/٦/٨٩ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) مکان برقبہ ٤ مرلہ مالیتی -/٢،٢٥،٠٠٠ روپے (٢) سوزکی کیری ١٩٧٦ء مالیتی -/٤٢٥٠٠ روپے (٣) موٹر سائیکل ماڈل ١٩٧٠ء مالیتی -/٣٥٠٠ روپے (٤) کلائی گھڑی مالیتی -/٣٠٠٠ روپے۔ کل جائیداد مالیتی دو لاکھ چوہتر ہزار روپے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ہومیو ڈاکٹر بشارت احمد بٹ ٢٠ فردوس کالونی ملتان روڈ لاہور ٥٤٥٠٠۔ گواہ شد نمبر١ نصیر احمد بٹ پسر موصی۔ گواہ شد نمبر٢ فرید احمد بٹ پسر موصی۔

مسل نمبر ٢٧٩٠٩:- میں ندرت نسیم بنت بشارت احمد صاحب بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ٢٣ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٢٠ فردوس کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٣١/١٠/٨٩ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (١) زیورات طلائی بالیاں کانٹے وزنی ٦ ماشہ ٣ رتی مالیتی -/١٤٤٥ روپے (٢) گھڑی مالیتی -/٥٠٠ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/١٠٠ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ندرت نسیم ٢٠ فردوس کالونی۔ گواہ شد نمبر١ بشارت احمد بٹ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر٢ فرید احمد بٹ برادر موصیہ۔

مسل نمبر ٢٧٩١٠:- میں مرزا بشیر احمد ولد مرزا صدر الدین صاحب قوم مغل پیشہ ریٹائرڈ عمر ٦٠ سال بیعت ١٩٦٥ء ساکن E-270/6 مدینہ کالونی والٹن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ١/١١/٩٠ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) مکان E-270/6 گلی نمبر١ برقبہ ١٠ مرلہ مدینہ کالونی لاہور چھاؤنی مالیتی پانچ لاکھ روپے (٢) پلاٹ برقبہ ٥ مرلہ مدینہ کالونی لاہور چھاؤنی مالیتی -/٥٠،٠٠٠ روپے (٣) جی پی ایف گریجوٹی بصورت کیش پنشن -/١٠٠،٠٠٠ روپے کل جائیداد -/6،50،000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/٧٥٠ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا بشیر احمد E-270/6 گلی نمبر١ مدینہ کالونی لاہور چھاؤنی گواہ شد نمبر١ مرزا سلطان محمود پسر موصی۔ گواہ شد نمبر٢ مرزا فضل محمود پسر موصی۔

مسل نمبر ٢٧٩١١:- میں بشیر احمد قریشی ولد سلطان احمد قریشی قوم قریشی پیشہ ریٹائرڈ عمر ٤٨ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 67 ایف گلبرک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ٩/١/٩١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) ترکہ والد مکان 67۔ ایف گلبرگ II لاہور مالیتی -/٩٠٠،٠٠٠ روپے کا ٢/٩ حصہ (٢) نقد ستر ہزار روپے گریجویٹی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/٦٦٠ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد قریشی 67۔ ایف گلبرگ II لاہور۔ گواہ شد نمبر١ عبدالرحیم ساقی وصیت نمبر ١٧٣٦٧۔ گواہ شد نمبر٢ مقصود احمد باجوہ وصیت نمبر ٢٥٩٤٠

مسل نمبر ٢٧٩١٢:- میں محمد طفیل ولد باغ علی صاحب قوم گجر پیشہ زراعت عمر ٣٦ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 275/ر ب کرتار پور ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ١٥/١/٩١ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ١/١٠ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (١) زمین برقبہ ١/٢ ١ ایکڑ واقع چک نمبر 275/ر ب ضلع فیصل آباد مالیتی -/٧٥،٠٠٠ روپے (٢) پلاٹ واقع کچا گوجرہ پینلو روڈ مالیتی -/٢،٧٥،٠٠٠ روپے مبلغ -/٧٥٠٠ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ١/١٠ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس

باقی صفحہ ٨ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

مدیحہ سحر بنت سعید احمد سہیل صاحب
دارالرحمت غربی۔ ربوہ

رضوان احمد ابن چوہدری عبد اللطیف صاحب
احمدیہ کالونی راجن پور

عدیل خرم ابن چوہدری حمید احمد صاحب
میر پور خاص۔ سندھ

صبیحہ ثروت بنت منور احمد مغل صاحب
چکلالہ راولپنڈی

رفیق احمد محمود ابن انیس احمد انجم صاحب
دارالیمن غربی۔ ربوہ

منتظر احمد ابن منیر الدین شمس صاحب
ٹاؤن شپ۔ لاہور

سیماب طلحہ ولد محمد ارشد خالد صاحب
ملتان چھاؤنی

سدرہ شوکت بنت نصر اللہ صاحب
دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

قرۃ العین عینی بنت فاروق احمد عمر صاحب
دارالنصر شرقی۔ ربوہ

امۃ الوحید بنت محمد رشید احمدی صاحب
چک ۱۲۵/10R ضلع ملتان

مباہل احمد ابن اشفاق احمد صاحب چائنہ والے
دارالعلوم جنوبی۔ ربوہ

ریاض الحق رضا ابن فیض الحق بدیک صاحب
بدیک ہرالی ضلع سیالکوٹ

حبۃ النور بنت لئیق احمد طاہر صاحب
احمدیہ کالونی راجن پور

محمود احمد بھٹی ابن محمد سلیم صاحب
چک ۱۰۶/M.L ضلع لیہ

فرخ عندلیب باجوہ بنت محمد ابراہیم باجوہ صاحب
منظور کالونی۔ کراچی

عدنان احمد ابن چوہدری غلام حیدر صاحب
محمود آباد ضلع گجرات

صادقہ طلعت بنت لئیق احمد طاہر صاحب
احمدیہ کالونی راجن پور

سعید احمد انور ابن مکرم منصور احمد انور صاحب
دارالنصر شرقی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادویات کا از خود استعمال

ایک انتہائی خطرناک رجحان جو ہماری سوسائٹی میں تیزی سے پنپ رہا ہے وہ طرح طرح کی ادویات کا از خود استعمال ہے۔ ہم نے انتہائی خطرناک قسم کی انگریزی دیسی اور ہومیو پیتھک ادویات کو اپنی روزمرہ کی اشیاء خورد و نوش کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔ اسپرین تو ویلجین سیپٹران وغیرہ جیسی کو تو ذرا ذرا سے بچے خود ہی دوا فروشوں سے خرید کر چنوں کی طرح چبا جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض سکون آور گولیوں کا استعمال بلا روک ٹوک زوروں پر ہے۔ ہومیو پیتھک مدر ٹنکچر کے نام پر الکحل پینے والوں کی تعداد میں بے حساب اضافہ ہوا ہے۔ ذرا سا غور کریں تو یہ افسوسناک امر سامنے آتا ہے کہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ اپنے نام نہاد علم و حکمت کا رعب جھاڑتے کے لئے کم پڑھے لکھے یا ان پڑھ لوگوں کو ادویات کے اس بے دھڑک استعمال کی ترغیب دینے میں پیش پیش ہیں۔ (احمدیہ جماعت کے افراد کا اس سے تعلق نہیں) مزید تحقیق پر پتہ چلتا ہے کہ اس میں ۹۰ فی صد ہاتھ خواتین کا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ اگر کوئی خاتون کسی دوا سے خدا کے فضل سے شفاء پاتی ہے تو پھر اس دوا کا چلتا پھرتا اور منہ بولتا اشتہار بن کر ہر کس و ناکس کو اس دوا کے استعمال کا پر زور اور حکیمانہ مشورہ دیتی ہے۔ نتیجتاً ان کے مشورہ پر عمل کرنے والے یا والیاں مزید عوارض کا شکار ہو جاتے ہیں اور جب نوبت خطرہ جان تک پہنچتی ہے تو یہ سارا الزام بیچارے ڈاکٹر کے سر منڈھ دیا جاتا ہے ادویات کے اس بے دھڑک استعمال کے سلسلے میں جو بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ وہ ہومیو پیتھک علاج کو بے ضرر اور سہل سمجھ کر اور اردو کے چند چھوٹے چھوٹے کتابچے پڑھ کر ہر کوئی خود کو اس طریقۂ علاج کا ماہر سمجھنے لگا ہے اسی طرح بعض مفاد پرست افراد نے انگریزی دوائیوں کی طرز پر مرکبات بنا کر گھر گھر موت کا سامان کر دیا ہے نتیجتاً لوگ ہومیو پیتھک ادویات کو بے ضرر سمجھ کر دال چاول کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ یہ سراسر غلط بات ہے کہ ہومیو پیتھک ادویات بے ضرر ہیں کچھ خود ساختہ اور احساس کمتری کے شکار ڈاکٹروں نے یہ بات اپنا کاروبار چمکانے کے لئے پھیلائی ہے۔ اور بڑی دیدہ دلیری سے سادہ لوح عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ گھر گھر خود ساختہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر موجود ہیں جو نہ صرف اپنے اہل خانہ بلکہ اہل محلہ اور اہل شہر و قصبہ کی زندگیوں سے بھی کھیل رہے ہیں۔ اگر کسی کو خدا نے ذرا سی عقل بھی ودیعت کی ہے تو اس کی سمجھ میں یہ بات آسانی سے آ جائے گی کہ اگر کسی چیز کا ضرر نہیں تو نفع کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ اس دائمی سچائی کے قانون کے مطابق اگر ہومیو پیتھک ادویات کا نفع رساں ہونا ثابت ہے تو ضرر رساں ہونا بھی ثابت ہے ادویات کے از خود استعمال سے پرہیز کی جس قدر ضرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی کیونکہ بعض جعلسازوں نے دوائیوں کے نام پر زہر کی فروخت شروع کر رکھی ہے اور کچھ عجیب نہیں کہ ایک سادہ لوح انسان دھوکا کھا جائے۔ پس ضروری ہے کہ بیماری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ اور جو ادویات وہ لکھ کر دے وہ احتیاطاً پھر ڈاکٹر سے چیک کروا لی جائیں۔ مبادا جعلی ہوں۔ کبھی بھی خود سے معمولی سر درد کی دوا بھی نہ لیں۔ اور نہ کسی کو دیں۔ یاد رکھیں اسپرین کی ٹکیہ جو تقریباً ہر گھر میں موجود ہوتی ہے کسی دمہ کے مریض کے لئے موت کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اسی طرح بہت سی ادویات مثلاً سیلیشیا کسی مریض کے غدودوں کو تباہ کر کے موت کا سبب بن سکتی ہے۔ خدا ہم سب کو اس خوفناک اور جان لیوا رجحان سے محفوظ رہنے کی توفیق دے۔

(ماخوذ)

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے اسلام آباد میں امریکہ سعودی عرب اور کویت کے وزرائے خارجہ سے ایک مشترکہ ملاقات میں عراقی پیشکش پر تبادلہ خیالات کیا۔

○ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب نے سلامتی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوتے عراق کی کویت سے انخلاء کی پیشکش کا خیر مقدم کیا اور خلیج کے مسائل کے حل کے لئے پرامن ذرائع استعمال کرنے پر زور دیا۔

○ اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین نے کہا ہے کہ چین اور فرانس سے ایٹمی پلانٹ حاصل کرنے کے لئے تمام سیاسی معاملات طے پا گئے ہیں۔ اب سرمایہ حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

○ چاغی میں پٹرول فروخت کرنے والی ایک دوکان میں دھماکہ سے ۴ افغان مہاجر ہلاک اور آٹھ زخمی ہو گئے۔

○ لاہور میں جماعت اہل حدیث کی طرف سے عراق کے خلاف نکالے گئے ایک جلوس میں صدر صدام کے خلاف نعرہ بازی سے مشتعل ہو کر عوام نے دو بسوں۔ تین ویگنوں اور متعدد کاروں کے شیشے توڑ دیئے اور ایک بس کو آگ لگا دی۔ چھ افراد زخمی ہو گئے ۱۴ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے اتوار کو اسرائیل پر پھر دو سکڈ میزائیلوں سے حملہ کیا۔ عراقی میزائیلوں کا اسرائیل پر یہ ۳۵واں حملہ تھا۔ اس سے پہلے گذشتہ روز سعودی عرب کی صنعتی بندرگاہ زبیل پر بھی سکڈ میزائیل پھینکا گیا۔ عراق نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے ریاض۔ جبیل اور ظہران پر الحسین میزائیلوں سے حملہ کیا ہے۔ اور اس کے میزائیل لانچر بحفاظت واپس پہنچ گئے۔

○ اتحادی افواج کے عراق پر حملوں میں تیزی آگئی ہے۔ ہفتہ کے روز عراق کے شہر فلوجہ پر بمباری میں ۱۳۰ شہری ہلاک ہو گئے۔ امریکی ہیلی کاپٹروں نے سعودی سرحد کے ساتھ عراق کے فوجی ٹھکانوں پر حملہ کر کے دو عراقی چوکیوں۔ ایک بنکر دو راڈار وینوں اور چار دوسری موٹر گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

○ عراق کے نائب وزیر اعظم نے تہران میں ایران کے وزیر خارجہ سے مذاکرات کئے۔ اس سے معاً پہلے ایرانی وزیر خارجہ روسی صدر سے ملاقات کر کے ماسکو سے واپس وطن لوٹے تھے۔

○ ہالینڈ۔ اٹلی اور لکسمبرگ کے وزرائے خارجہ نے ماسکو میں صدر گورباچوف سے خلیج کی صورت حال پر مذاکرات کئے۔

بے اولاد

مردوں کے لئے کورس -/200
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کے لئے کورس -/75
STERILITY COURSE
اٹھراء کورس -/ATHRA COURSE 90
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کلینک رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۷۱، ۶۰۶، ۶۰۷

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد طفیل چک نمبر 275 ر ب فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ یعقوب احمد ناصر معلم اصلاح و ارشاد مقامی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد مرتضیٰ ولد بشیر احمد چک نمبر 275 ر ب ضلع فیصل آباد۔

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
بے اولاد۔ نرینہ اولاد سے محروم
اٹھراء۔ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴، ربوہ فون نمبر ۹۰۶، لاہور
قلعہ کالروالہ، ملتان، کراچی